20327-اسلام سے مرتد ہونے والے کو قتل کیوں کیا جاتا ہے

سوال

غیر مسلم ہونے کے باوجود میں آپ کے عقیدہ سے بہت محبت رکھتا ہوں، لیکن میرے لیے یہ سمجھنا مشکل ہے کہ کسی شخص پر صرف ایک بات کہنے کی بنا پر ہی موت کا حکم لگا دیا جائے میری مراد سلمان رشدي ہے، میرا اعتقاد ہے کہ انسان ہونے کے ناطے ہمیں کوئی حق نہیں پہنچتا کہ اس طرح کے حکم جاري کرتے پھریں، اس طرح کے معاملات میں صرف اللہ تعالی ہی حکم کرنے والا ہے .

پسندیدہ جواب

یہ سوال ارسال کرنے اور آپ کا ہمارے عقیدہ سے محبت کرنے اور اس کا جواب معلوم کرنے کی حرص و خواہش رکھنے پر ہم آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں، لھذا ایک قاري اور زائر اور استفادہ کرنے پر ہم آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں .

اے سائل : دین اسلام سے صریح محبت نے اور پسندیدگی نے ہمیں آپ کے لیٹر کو بہت دیر تک دیکھنے پر مجبور کیا، ہمارے اور آپ کے لیے یہ بہت بڑي خوشی ہے، ہمیں تو اس لحاظ سے خوشی کہ ہمارے دین کا آپ جیسے اشخاص تک پہنچا جو حق کی تلاش میں سر گرداں رہتے ہیں، اور اسی چیز کی خبر ہمیں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دي ہے کہ یہ دین کرہ ارض کے کونے کونے تک پہنچے گا .

تمیم داري رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا :

(یہ معاملہ (دین اسلام) وہاں تک پہنچے گا جہاں تک دن اور رات پہنچیں ہیں، اللہ تعالی کوئی کچا یا پکا مکان نہیں چھوڑے گا مگر اس میں یہ دین عزت والے کی عزت یا ذلت والے کی ذلت کے ساتھ ضرور داخل کرے گا ایسی عزت کہ اللہ تعالی اس کے ساتھ اسلام کو عزت دے گا اور ایسی ذلت کہ اس کے ساتھ کفر کو ذلیل کرے گا) مسند احمد (16344) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے السلسلۃ الصحیحۃ (3) میں اسے صحیح قرار دیا ہے .

اور آپ کی نسبت سے ہم یہ کہیں گے کہ آپ کا اس دین کو پسند کرنا اور اس پر خوشی کا اظہار اس دین حنیف کے لائے ہوئے طریقۃ اور احکام کو جاننے کا سبب بنے جو کہ فطرت سلیمہ اور صحیح اور مستقیم عقول کے موافق ہے، لھذا ہم آپ کو یہ نصیحت کرتے ہیں کہ آپ ہر قسم کی خود غرضی اور تعصب سے خالی ہو کر اسلامی تعلیمات کا غور سے مطالعہ کریں .

اور اسلام کے متعلق آپ اسی ویب سائٹ پر مندرجہ ذیل سوالوں کے جوابات کا مطالعہ کر سکتے ہیں :

مثلا : (219) اور (21613) اور (24756) اور (10590) کے جوابات ضرور دیکھیں .

اور آپ کا یہ کہنا کہ : صرف کلام کرنے کی بنا پر ہی کسی شخص پر موت کا حکم صادر کرنے کا حکم سمجھنا مشکل ہے .... میرا اعتقاد ہے کہ انسان ہونے کے ناطے اس طرح کا فیصلہ صادر کرنا ہمارا حق نہیں بلکہ یہ حق صرف اللہ تعالی کا ہے وہی ہے جو اس طرح کے معاملہ میں فیصلہ کرنے والا ہے .

آپ کی یہ کلام بالکل صحیح ہے کیونکہ کسی ایک کے لیے بھی یہ جائز نہیں کہ وہ کتاب اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے دلیل کے بغیر کسی شخص پر موت کا حکم لگائے .

کسی کلمہ کی بنا پر قتل کا حکم علماء اسلام کے ہاں ارتداد کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے، لھذا دیکھنا یہ ہے کہ ارتداد کیا ہے اور کسے مرتد کہا جاتا ہے ؟

اور کوئی شخص کس چیز کے ارتکاب سے مرتد ہوگا ؟

اور مرتد کا حکم کیا ہے ؟

ذیل میں ہم ان تین سوالوں کا جواب تلاش کرنے کی کوشش کرتے ہیں :

اول : ارتداد :

مسلمان کا قول صریح کے ساتھ کفر کرنا، یا کوئی ایسا لفظ بولنا جو کفر کا متقاضی ہو، یا پھر کوئی ایسا فعل سرانجام دینا جو کفر کو اپنے ضمن میں لیے ہوئے ہو.

دوم : ارتداد کس چیز سے ہوگا ؟

ارتداد والے امور چار اقسام میں منقسم ہوتے ہیں :

ا- اعتقادي ارتداد، مثلا اللہ تعالی کے ساتھ شرک کرنا، یا اللہ تعالی کا انکار کرنا، یا پھر اللہ تعالی کی ثابت شدہ صفات میں سے کسی صفت کی نفی کرنا، یا اللہ تعالی کی اولاد ثابت کرنا، لھذا جو کوئی بھی ایسا عقیدہ رکھے وہ مرتد اور کافر ہے.

ب- اقوال کے ساتھ ارتداد :

مثلا اللہ تعالی کو گالی نکالنا یا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دینا.

ج- افعال کے ساتھ ارتداد :

مثلا قرآن مجید کو گندگی والی جگہ پر پھینکنا، اس لیے کہ ایسا کرنا کلام اللہ کی توہین اور اس کی عدم تصدیق ہے، اور اسی طرح بت یا سورج اور چاند کو سجدہ کرنا.

د- ترک کرنے کے ساتھ ارتداد :

مثلا سارے دینی شعائر کو ترک کردینا، اور دینی احکام پر عمل کرنے سے کلی طور پر اعراض کرنا.

سوم :

مرتد کا حکم کیا ہے ؟

جب کوئی مسلمان مرتد ہوجائے اور اس میں مرتد ہونے کی ساري شروط پائی جائیں یعنی وہ عاقل بالغ اور بااختیار ہو تو اس کا خون مباح ہے، اور امام المسلمین یعنی مسلمانوں کا حکمران یا اس کا نائب مثلا قاضی اسے قتل کرے گا، ایسے شخص کی نہ تو نماز جنازہ پڑھی جائیگی اور نہ ہی وہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفنایا جائے گا.

مرتد کو قتل کرنے کی دلیل مندرجہ ذیل فرمان نبوي ہے :

رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا : (جو اپنے دين كو بدل لے اسے قتل كر دو) صحيح بخاري حديث نمبر (2794) .

اس حديث ميں دين سے مراد دين اسلام ہے يعنى جو مسلمان شخص اپنا دين بدلے .

اور ايک روايت ميں رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے :

(كسى مسلمان شخص كا خون حلال نہيں جو يہ گواہى ديتا ہو كہ اللہ تعالى كے علاوہ كوئى معبود برحق نہيں اور ميں اللہ تعالى كا رسول ہوں ، ليكن تين اسباب كى بنا پر اس كا خون حلال ہے : جان كے بدلے جان ، اور شادي شدہ زاني ، اور اپنے دين كو ترک كر كے جماعت سے عليحدہ ہونے والا) صحيح بخاري حديث نمبر (6878) صحيح مسلم حديث نمبر (1676)

ديكھيں : الموسوعۃ الفقھيۃ (180/22)

اس سے سائل كے ليے يہ واضح ہوا كہ مرتد كو قتل كرنا اللہ تعالى كے حكم كى بنا پر ہے اس ليے كہ اللہ تعالى نے ہميں رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى اتباع و پيروي اور اطاعت كرنے كا حكم ديتے ہوئے فرمايا ہے :

.{ اور اللہ تعالى كى اطاعت كرو اور رسول كريم صلى اللہ عليہ اور اپنے ميں سے اولى الامر كى اطاعت كرو }.

اور رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے ہميں مرتد كو قتل كرنے كا حكم ديا ہے جيسا كہ اوپر كى سطور ميں رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان (جو اپنا دين بدل لے اسے قتل كر دو) گزر چكا ہے .

اس مسئلہ ميں آپ كو راضى ہونے كے ليے وقت كى ضرورت ہے كچھ وقت اس صرف ہو گا اور پھر اس ميں آپ كو غور و فكر اور تامل سے كام لينا ہو گا ، ہو سكتا ہے آپ ايسے مسئلہ ميں غور و فكر كريں اور سوچيں كہ ايک شخص حق كى پيروي كرتا اور حق ميں داخل ہوتا اور اس دين حق اور صحيح دين كو اختيار كرتا ہے جو اللہ تعالى نے واجب قرار ديا ہے اور پھر يہ دين اختيار كر لينے كے بعد ہم اسے يہ اجازت دے ديں كہ مكمل سہولت كے ساتھ جب چاہے وہ ايسى كفريہ كلام كرے جو اسے دين سے ہى خارج كر دے اور وہ اللہ تعالى اور اس كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم اور اس كتابوں اس كے دين اسلام كے ساتھ كفر كا ارتكاب كرتا پھرے اور اسے كوئى سخت اور شديد قسم كى سزا نہ دي جائے جو اسے اس كا سے باز ركھ سكے ، تو اس كا اس پر اور اس دين ميں داخل ہونے والے دوسرے اشخاص پر اس چيز كا كيسا اثر ہو گا ؟ .

كيا آپ ديكھتے نہيں كہ اس شخص نے اس دين صحيح جس كى اتباع واجب ہے كو ايسى دوكان يا جگہ بنا ليا جس ميں كوئى شخص جب چاہے داخل ہو اور جب چاہے نكل جائے ، اور ہو سكتا ہے دوسروں كو بھى حق ترک كرنے پر ابھارے .

پھر يہ ايسا شخص نہيں كہ جو نہ تو حق جانتا ہو اور نہ اس نے حق پر عمل كيا اور عبادت كى ، بلكہ يہ تو ايسا شخص ہے جس نے حق پہچانا اور اس پر چل اور دين اسلام كے شعائر پر عمل كيا اور عبادات بھى كرتا رہا ، تو يہ سزا اس سزا سے بڑي نہيں جس كا وہ مستحق تھا ، بلكہ اس طرح كا قوي حكم تو صرف اسے شخص كے ليے ديا گيا ہے جس كى زندگى كوئى فائدہ نہيں اس ليے كہ اس نے حق جاننے اور پہچان لينے اور دين اسلام كى اتباع كرنے كے بعد اسے ترک كيا اور اس سے عليحدہ ہو گيا ، تو اس شخص سے برا اور كونسا نفس ہو گا .

جواب كا خلاصہ يہ ہے كہ :

اللہ تعالى نے اس دين اسلام كو نازل فرمايا اور فرض كيا ہے ، اور جو شخص اس دين اسلام كو قبول كرنے كے بعد اس سے عليحدہ ہو جائے اسے قتل كرنے كا حكم بھى اللہ تعالى نے ہى ديا ہے ، يہ حكم مسلمانوں كى سوچ اور افكار اور ان كى تجاويز اور اجتھاد نہيں ، جبكہ معاملہ اسى طرح ہے اور ہم نے اللہ تعالى كو رب اور الہ مان ليا اور تسليم كر ليا ہے تو پھر اللہ تعالى كے حكم كى اتباع اور پيروي ضروري ہے .

اللہ تعالی ہمیں اور آپ کو وہ کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو اسے پسند ہیں اور جن سے وہ راضی ہوتا ہے، ہم ایک بار پھر آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں.

والسلام علی من اتبع الھدي

اور سلامتی اس پر ہے جو ھدایت کی اتباع وپیروي کرتا ہے.

واللہ اعلم.